میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں
تک پہنچاؤنگا۔
(الہام حضرت مسیح موعود ؑ)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمادی الثانی ۱۳۸۹ ھ
ظہور ۱۳۴۸ ہش
اگست ۱۹۶۹ء

ایڈیٹر
نسیم سیفی

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و کیل التبشیر
ایران ترکی اور یوگوسلاویہ کے دورے سے واپسی پر
محترم صاحبزادہ کی یہ تصویر لی گئی

Sahibzada Mirza Mubarak Ahmad
Vakil-i-A'ala & Vakil-ut-Tabshir
This picture was taken on his return from the tour of Iran, Turkey & Yugoslavia

مکرمی ملک محمد صاحب کی دفتر امانت
میں بطور نائب افسر امانت تبدیلی
کے موقعہ پر یہ تصویر لی گئی
درمیان میں وکیل اعلیٰ صاحب ہیں

ahibzada Mirza Mubarak
hmad, Vakil-i-A'ala and
akilut - Tabshir with
me members of his staff,
the eve of Malik Moha-
mad Ahmad's transfer
Daftar Amanat as Naib
fsar Amanat.

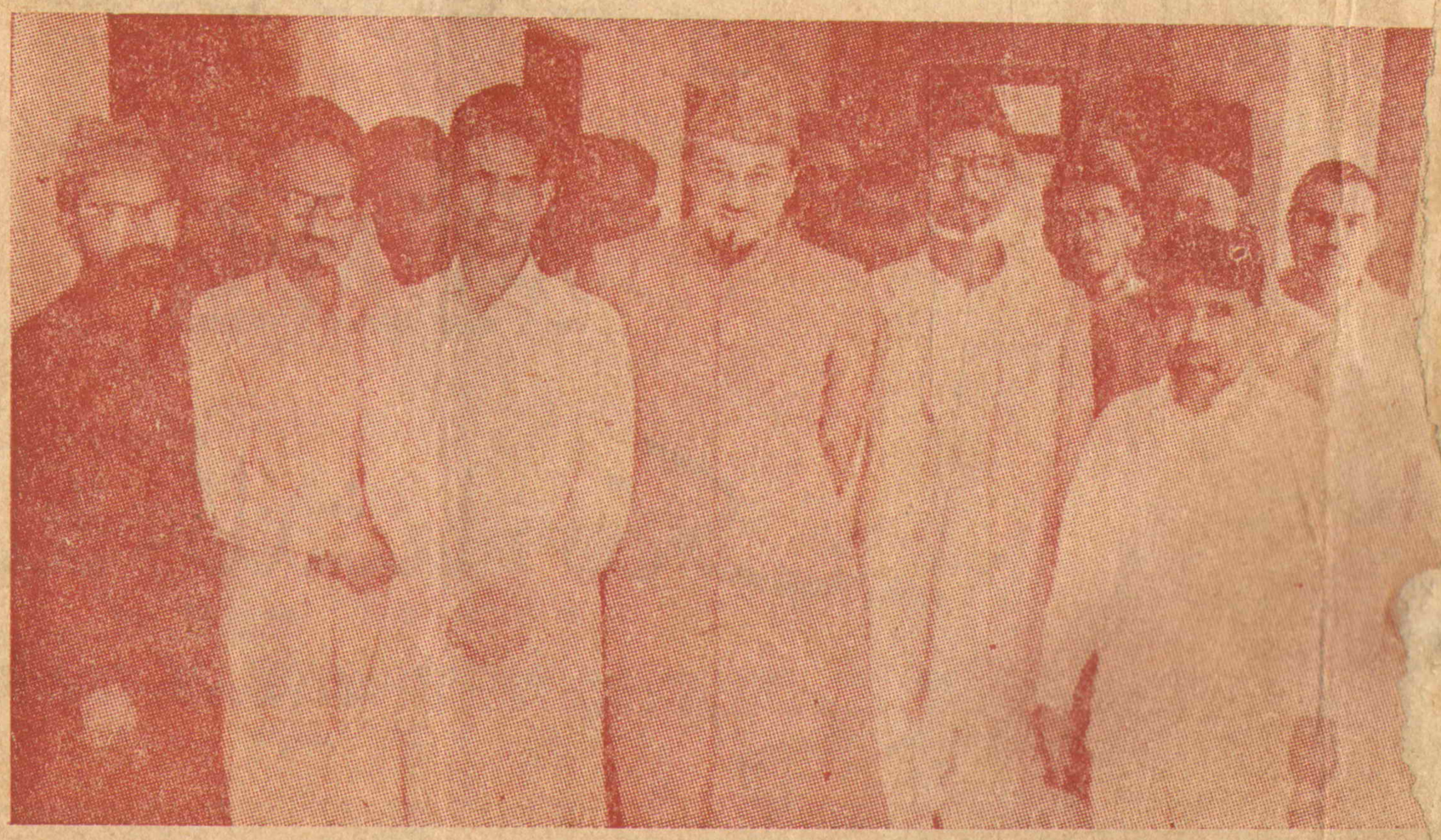

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان اور بھی ھیں

بچے ھوں یا بڑے

زندگی میں ھر نیا قدم ایک امتحان ھوتا ھے۔

بچے اپنی فطری بے فکری کے سبب مستقبل سے بے نیاز ھوتے ھیں۔

لیکن بڑوں کو

ھر لمحہ پیش آنے والے مسائل فکر فردا میں غلطاں رکھتے ھیں۔

فکر فردا دور اندیشی کی علامت ھے

اور بچت دور اندیشی کا امتحان

خود بچائیے

اور اپنے بچوں کو بھی

بچت کی ترغیب دیجئے

آج ھی ھمارے بنک میں اپنے اور اپنے بچے کے نام

سیونگ اکاؤنٹ کھولئے

ABL

آسٹریلیشیا بنک

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریک جدید ربوہ

ظہور ۱۳۴۸ ہش

(اگست ۱۹۶۹ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ: دو روپیہ ۲ فی پرچہ: بیس پیسے

ترتیب

- حضرت مسیح ناصریؑ اور ان کے پیروکار (اداریہ) ص ۲
- اقتباس ۴
- ایک شعر ۴
- محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر کا دورۂ ایران، ترکی، یوگوسلاویہ۔ ۵
- ایران میں صاحبزادہ صاحب کی جماعتی مصروفیات۔ ۷
- ترکی میں صاحبزادہ صاحب کا ورود ۱۰
- ڈائری کا ایک ورق ۱۵
- یوگوسلاویہ کے مقتدر مسلمانوں سے ملاقاتیں ۱۷
- تسخیر (نظم) ۲۲

پبلشر:۔ عبداللطیف خان

مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن: احمدیہ

پاکستان۔ ربوہ

طالبِ دعا۔ نورالدین خوشنویس ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۵ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۸

ظہور ۱۳۴۸ھ ش

(اگست سنہ ۱۹۶۹ء)

ادارتیہ

حضرت مسیح ناصریؑ اور اُن کے پیروکار

عیسائیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم اور ان کے کام کی نسبت اس بات سے زیادہ متاثر ہے کہ وہ صلیب پر دئے گئے اور صلیب پر ہی وفات پاکر زمین میں دفن ہوئے اور تیسرے روز جی اُٹھے۔ ساری عیسائیت صلیب پر وفات کے گرد گھومتی ہے۔ تثلیث اور کفارہ کی جڑیں بھی دراصل صلیب پر مزعوم وفات ہی میں پائی جاتی ہیں اسی لئے پولوس نے کہا تھا کہ اگر مسیح صلیب پر نہیں مرے تو ہمارا ایمان بیکار ہے۔

مظلومیت، ہمدردی کے لئے انتہائی کشش کا باعث ہوتی ہے۔ مظلوم پر ظلم ہوتا دیکھ کر انسانی فطرت بسا اوقات مظلوم کی غلطیوں، یا کوتاہیوں، یا انسانی کمزوریوں کو نظر انداز کرنے پر مائل ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح ناصریؑ کا صلیب پر لٹکائے جانا اور یہ مشہور ہو جانا یا کر دینا کہ وہ صلیب پر ہی وفات پاگئے تھے ایک ایسی بات تھی جس سے دلوں میں از خود ہمدردی کا پیدا ہونا لازمی امر تھا عیسائیوں نے اس سے خوب خوب فائدہ اُٹھایا ہے انہوں نے ساری دُنیا میں یہ ڈھنڈورا پیٹا ہے کہ مسیح نے آپ کی خاطر جان دی۔ (یہ اَور بات ہے کہ مسیح نے صلیب پر جان دی ہی نہیں اور اگر دی بھی ہوتی تو وہ آپ کی خاطر نہ دی ہوتی کیونکہ وہ تو صلیب پر جان دینے سے انتہائی گریز کرتے تھے) کسی حد تک عیسائیوں کو اس کا فائدہ بھی ہوا ہے۔ بہت سے لوگوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے اس نعرہ کی وجہ سے عیسائیت کو قبول کیا۔ لیکن اس کا ایک نقصان بھی ہے اور وہ یہ کہ جب تک کسی بات کو صحیح اقدار کے مطابق نہ پرکھا جائے اس کے متعلق خیالات مضبوط اور دیرپا نہیں ہو سکتے۔ اور مسیح ناصریؑ کی قدر محض اِس لئے کی جاتی مقصود ہے کہ اُنہوں نے صلیب پر جان دے دی تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ ایسا ہی واقعہ اگر کسی اَور کو بھی پیش آ گیا تو اس دوسرے شخص کو بھی مسیح کے برابر یا غالباً اس سے بھی اعلیٰ درجہ دے دیا جائے گا۔ یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ عملی طور پر اس کا مظاہرہ ہو چکا ہے حال ہی میں امریکہ میں ایک کیتھولک میگزین (The St. Anthony Messenger) نے کیتھولک کالجوں کے گریجوایٹوں کی اس سلسلہ میں رائے معلوم کی کہ وہ سب سے زیادہ کن پانچ اشخاص کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور کہ وہ ناموں کو اس ترتیب سے لکھیں کہ سب سے بہتر شخص کا نام سب سے پہلے ہو اور اس کے بعد اس سے کم اور پھر اس سے کم۔ یاد رہے کہ یہ تمام گریجوایٹ کیتھولک تھے اور کیتھولک عیسائی مذہب میں سب سے زیادہ کٹر مانے جاتے ہیں۔ پندرہ کالجوں کے تین سَو پچیس افراد (لڑکے اور لڑکیاں) نے ووٹ دئے۔ ان ووٹوں کے مطابق حضرت مسیح ناصریؑ کو پانچویں پوزیشن ملی۔ علی الترتیب پیشکردہ ناموں کی فہرست یوں مرتّب ہوئی :-

۱- پریذیڈنٹ کینڈی	۲- رابرٹ کینڈی	۳- ریورنڈ مارٹن لوتھر کنگ
۴- پوپ جان ۲۳	۵- یسوع مسیح	۶- میکارتھی
۷- باب ہوپ	۸- چرچل	۹- ٹام ڈولے

۱۰- پریذیڈنٹ نکسن۔

بات بھی ٹھیک ہے اگر مسیح ناصریؑ کو محض صلیب ہی کی وجہ سے سارا کریڈٹ دیا جا رہا تھا تو پھر جان کینڈی اور رابرٹ کینڈی اور لوتھر کنگ کو کیوں چھوڑا جائے۔ ان لوگوں نے کیتھولک کالجوں کے طلباء کی نگاہ میں یسوع مسیح سے کہیں زیادہ کام کیا اور پھر لوگوں کی خاطر جان بھی دی۔

لیکن یہ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ عیسائی حضرت مسیح ناصریؑ کو اس زاویۂ نگاہ سے دیکھیں اور صلیب ہی کے گرد سب کچھ گھمانا شروع کر دیں ؂

اقتباس

رُوح القدس کا نزول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ایک نہایت لطیف نکتہ جو سورۃ القدر کے معانی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اِس سورۃ میں صاف اور صریح لفظوں میں فرما دیا ہے کہ جس وقت کوئی آسمانی مصلح زمین پر آتا ہے تو اس کے ساتھ فرشتے آسمان سے اُتر کر مستعد لوگوں کو حق کی طرف کھینچتے ہیں۔ پس ان آیات کے مفہوم سے یہ جدید فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ اگر سخت ضلالت اور غفلت کے زمانہ میں یک دفعہ ایک خارق عادت طور پر انسانوں کے قویٰ میں خود بخود مذہب کی تفتیش کی طرف حرکت پیدا ہونی شروع ہو جائے تو وہ اِس بات کی علامت ہوگی کہ کوئی آسمانی مصلح پیدا ہو گیا ہے کیونکہ بغیر روح القدس کے نزول کے حرکت پیدا ہونا ممکن نہیں اور وہ حرکت حسبِ استعداد و طبائع دو قسم کی ہوتی ہے۔ حرکتِ تامہ اور حرکتِ ناقصہ۔ حرکتِ تامہ وہ حرکت ہے جو رُوح میں صفائی اور سادگی۔ بخشش کرا اور عقل اور فہم کو کافی طور پر تیز کر کے رو بحق کر دیتی ہے اور حرکتِ ناقصہ وہ ہے جو روح القدس کی تحریک سے عقل اور فہم تو کسی قدر تیز ہو جاتا ہے مگر بباعث عدم سلامت استعداد کے وہ رو بحق نہیں ہو سکتا۔"

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن ج۳ صفحہ ۱۵۵-۱۵۶)

ایک شعر!

زندگانی چیست جاں کردن براہِ تو فدا
رستگاری چیست در بندِ تو بودن صید وار

ترجمہ:- زندگی کیا ہے؟ یہی کہ آپؐ کی راہ میں جان کا قربان ہو جانا۔ آزادی کیا ہے؟ یہی کہ آپؐ کی قید میں شکار بن کر رہنا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اِس فارسی شعر میں ایک ایسی حقیقت کا اظہار فرمایا ہے کہ جو کوئی اسے سمجھ لے اور ذہنی اور قلبی طور پر اسے اپنا لے وہ اپنی زندگی کا مقصد پا لیتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسولؐ! تو لوگوں سے کہدے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور تمہاری خامیوں کو دُور کر دے گا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی اتباع وہی کر سکتا ہے جو حضورؐ پر اپنی جان فدا کرنا عین راحت سمجھے اور حضورؐ کے بتلائے ہوئے راستوں پر چلنا جس کا مطمحِ نظر بن جائے۔ اور یہی ایک ایسی بات ہے جو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جانا ہی انسانی زندگی کا مقصد ہے ✣

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ و وکیل التبشیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دَورۂ ایران۔ ترکی۔ یوگوسلاویہ

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ و وکیل التبشیر ۱۶ جون ۱۹۶۹ء کو ربوہ سے دَورہ پر روانہ ہوئے اور ایران۔ ترکی اور یوگوسلاویہ میں اہلِ اسلام کی بہبود اور ترقی اور اسلام کی مزید تبلیغ کے امکانات کا جائزہ لے کر ۱۵ جولائی کو واپس ربوہ تشریف لائے۔

ربوہ سے روانگی سے ایک روز قبل مغرب کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کی معیت میں محترم صاحبزادہ صاحب کے دَورہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی۔ احبابِ جماعت نے محترم صاحبزادہ صاحب سے فرطِ عقیدت اور محبّت میں مصافحہ کے علاوہ معانقہ بھی کیا۔

محترم صاحبزادہ صاحب اس سے قبل تبلیغِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی کے سلسلہ میں دُنیا کے متعدد ممالک کا دَورہ فرما چکے ہیں اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جہاں جہاں بھی آپ تشریف لے گئے ہیں تبلیغ کے بہتر سے بہتر مواقع پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ نہ صرف احمدیہ جماعت کے احباب محترم صاحبزادہ صاحب کی موجودگی سے اپنا ایمان تازہ کر کے بیش از پیش دینی خدمات میں مصروف ہو جاتے ہیں بلکہ غیر از جماعت دوست بھی اسلام کی خدمت کے میدان میں ایک عظیم پاکستانی سے مل کر محظوظ ہوتے ہیں اور بعض تو خاص طور پر یہ عہد کر لیتے ہیں کہ آئندہ سے وہ بھی حتی الامکان اسلام کی خدمت میں اپنا وقت اور روپیہ خرچ کرنے سے دریغ نہ کریں گے۔

اِس دفعہ ۱۶ر جون کو روانگی سے قبل ہر قسم کی تیاری مکمل کی جا چکی تھی۔ ایران۔ ترکی اور یوگوسلاویہ کے بعض دوستوں سے رابطہ پیدا کر لیا گیا تھا تاکہ انکے ذریعہ ان ممالک کے نہ صرف عام حالات کا بہتر طریق پر علم ہو سکے بلکہ تبلیغِ اسلام اور مسلمانوں کی بہبود کے مسائل بھی زیرِ بحث لائے جا سکیں اور مفید طریق پر پروگرام بنانے میں مدد ملے۔ چنانچہ ان تمام دوستوں نے جنہیں خطوط لکھے گئے تھے اپنے اپنے مقام پر اپنی مقدرت سے بڑھ کر مدد کی اور محترم صاحبزادہ صاحب کے مشن کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے ان سب دوستوں کا ذاتی طور پر خطوط کے ذریعہ شکریہ ادا کیا ہے ہم قارئینِ تحریکِ جدید کی طرف سے بھی اُن تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو انکے جُملہ نیک مقاصد میں کامیابیاں عطا فرماتا رہے اور انہیں اپنی محبت سے نواز کر ان کی راہ میں حائل ہونے والی دینی اور دُنیاوی مشکلات کو دُور فرمائے۔ آمین

محترم صاحبزادہ صاحب کراچی سے ساڑھے سات بجے صبح روانہ ہو کر قبل از دوپہر تک طہران پہنچ گئے اور بیس تاریخ کی صبح وہاں قیام کرنے کے بعد بارہ بجے لوکل ٹائم آپ نے استنبول میں ورود فرمایا۔ تیئیس تاریخ تک استنبول میں قیام پذیر رہنے کے بعد آپ تیئیس تاریخ کو دن کے ساڑھے تین بجے ازمیر پہنچ گئے اور وہاں سے پچیس تاریخ کو آپ انقرہ تشریف لے گئے وہاں سے آپ انتیس تاریخ کو واپس استنبول پہنچے اور اس سے اگلے روز رومانیہ کے دارالخلافہ بخارسٹ میں وارد ہوئے۔ وہاں ایک روز قیام کر کے آپ ۲ر جولائی کو یوگوسلاویہ کے دارالخلافہ بلغراد تشریف لے گئے۔ بلغراد میں دَورے سے متعلق ضروری امور کی سرانجام دہی کے بعد آپ زغرب پہنچے جو اِس دفعہ آپ کے دَورے کا انتہائی مقام تھا۔ یہاں سے آپ کا واپسی کا پروگرام شروع ہو گیا۔ چنانچہ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب دَورے کے بعد ۱۵ر جولائی کو واپس ربوہ تشریف لے آئے اور یہاں دو روز قیام فرمانے کے بعد اپنے دَورہ کی رپورٹ خلیفۂ وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے مری تشریف لے گئے۔

ایران میں محترم صاحبزادہ صاحب کی جماعتی مصروفیات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایران

ایران پاکستان کے اُن قریبی دوست ممالک میں سے ہے جن کی دوستی پر ہر پاکستانی بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔ ایران کا نام سُنتے ہی ہر پاکستانی کے دل میں محبت و یگانگت کے جذبات پیدا ہو

جاتے ہیں۔ اور آخر ایسا کیوں نہ ہو اسلام کے لازوال رشتۂ اخوّت میں منسلک، دو اسلامی ملک جو ہر حال میں دوسرے ملک کی خدمت پر کمربستہ اور ترقی اور خوشحالی میں کوشاں ہوں انکے باشندوں میں یہ تعلقات ہرگز تعجّب کا باعث نہیں ہو سکتے۔ اور اب تو معاہدۂ استنبول کے نتیجہ میں تعلقات کے دائرے اور بھی زیادہ وسیع اور مستحکم ہوتے جا رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرزمینِ ایران گزشتہ اڑھائی ہزار سال کی تہذیب و تمدّن کے نقوش اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔ ۵۰۰ ق م میں اس جگہ تاریخ کے نقوش اُبھرنے شروع ہوئے۔ معاشرت نے ترقی کی راہوں پر قدم مارا اور ثقافت نے آہستہ آہستہ عروج کی منازل کو چھُوا اور ہمالے اس زمانہ میں ایران نے جدید دُنیا میں ایک خاص مقام حاصل کیا۔ ایشیا کے جنوب مغرب میں واقعہ اس ملک کا رقبہ ۶۲۸۰۰۰ مربع میل ہے۔ قدیم زمانہ میں اگر اصفہان، شیراز، مشہد، رے اور کئی دوسرے شہر تہذیب و تمدّن اور ثقافتی سرگرمیوں کے امین تھے تو آج بھی سرزمینِ ایران ان کے آثار سے خالی نہیں۔ مرورِ زمانہ کے باوجود فنِ تعمیر اور قدیم تہذیب کے آثارِ قدیمہ ماضی کی عظمت و شوکت کی غمّازی کرتے ہیں اور زبانِ حال سے ماضی میں مسلمانوں کی سلطنت کی وسعت اور عظمت کا تذکرہ کرتے ہیں۔

طہران موجودہ ایران کا دارالحکومت ہے۔ تیل ملک کی معیشت کی کلید ہے۔ مئی ۱۹۰۸ء میں تیل تجارتی پیمانہ پر نکالا جانے لگا اور اب تو دُنیا کے اکثر ملکوں کو ایران سے تیل مہیّا کیا جاتا ہے۔ ابادان (Abadan) کا تیل صاف کرنے کا کارخانہ دُنیا میں اس نوعیّت کا سب سے بڑا کارخانہ ہے۔ ایران کا ایک بڑا حصّہ صحرا ہے لیکن کوہ البرز (Elburz) اور بیرونِ کیسپئن کے درمیانی علاقہ میں بکثرت پیداوار ہوتی ہے۔

ایران میں آبادی کی غالب اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ ملک میں مسلمانوں کی متعدد مساجد ہیں جو ظاہری شان و شوکت کے لحاظ سے ایک خاص مقام رکھتی ہیں۔ ان مساجد کا باقاعدہ انتظام کیا جاتا ہے لیکن مساجد کی یہ ظاہری رونق زبانِ حال سے اس بات کی دعوت دے رہی ہے کہ اس خطۂ ارض میں کوئی ایسا نیک انقلاب پیدا ہو کہ یہاں کی مساجد عالم باعمل مسلمان نمازیوں سے آباد ہو جائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بعد جماعتِ احمدیہ اس یقین پر پوری مضبوطی کے ساتھ قائم ہے کہ نہ صرف ایران میں بلکہ دُنیا کے ہر خطّہ میں صحیح اسلام کی منادی ہوگی اور دُنیا کی ہر قوم اسلام کے چشمۂ صافی سے پانی پی کر اپنی روحانی تشنگی کو بجھائے گی اور اسلام کے عافیت بخش سایہ میں آکر ہر دُکھ اور درد سے نجات حاصل کرے گی۔

محترم صاحبزادہ صاحب ۱۷ احسان ۱۳۴۸ھ ش
(۱۷ جون ۱۹۶۹ء) کو کراچی سے صبح ساڑھے سات
بجے روانہ ہو کر دوپہر سے قبل طہران پہنچ گئے۔ طہران
کا ہوائی اڈہ طہران سے پانچ میل کے فاصلہ پر
مہر آباد میں ہے۔ وہاں برادرم مکرم محمد افضل صاحب
احمدی (جو صابر تخلص کرتے ہیں لیکن اپنے نام کے
ساتھ احمدیت کے تعارف کے لئے احمدی لکھتے ہیں)
اور ملک مشتاق احمد صاحب تشریف لائے ہوئے
تھے۔ یہ دوست محترم صاحبزادہ صاحب کو اپنے
ساتھ لے کر طہران پہنچے تو وہاں پہنچتے ہی ـــــ وقت
کو زیادہ سے زیادہ مفید طریق پر صرف کرنے کی غرض
سے ـــــ جماعت کے احباب سے ضروری امور پر
گفتگو شروع ہو گئی۔ تبلیغی مساعی۔ نظامِ جماعت کی
مضبوطی اور احبابِ جماعت کی تربیت اور ایسے
ہی دیگر کئی موضوع زیرِ بحث آئے۔ احبابِ جماعت
نے اپنی اپنی رائے پیش کی۔ محترم صاحبزادہ صاحب
نے جماعت کے کام کی تعریف کرتے ہوئے اسے
وسعت دینے کے سلسلہ میں مفید ہدایات سے
نوازا۔ یہ جماعتی اجلاس دو تین گھنٹے تک جاری رہا
اس کے بعد ایک مقامی صنعت کار کے صاحبزادے
(تقی صاحب) تشریف لائے ان کے ساتھ محترم
صاحبزادہ صاحب نے ایران کے متعلق مختلف
موضوعات پر گفتگو کی اور نہایت مفید معلومات
حاصل کیں۔ تقی صاحب خدا کے فضل سے ایک نہایت
متمول خاندان کے چشم و چراغ ہونے کے باوجود مذہبی
امور میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ چونکہ ایران میں تعلیمیافتہ
طبقہ انگریزی نہایت شستہ اور بلا تکلّف بولتا ہے
اِس لئے گفتگو میں کسی قسم کی دقّت پیش نہیں آتی۔

بیرونی ممالک میں پاکستان کے سفیر نہ صرف
وہاں کے مقیم پاکستانیوں کا خود خیال رکھتے ہیں
بلکہ پاکستانی مہمانوں کو بھی جو چند روز کے لئے
ان کے ممالک میں تشریف لے جائیں ہر قسم کی مدد
مہیّا کرتے ہیں۔ ایران کے سفیر تو یوں بھی محترم صاحبزادہ
صاحب کے پُرانے دوستوں میں سے ہیں اِس لئے
انہوں نے صاحبزادہ صاحب کو ہر قسم کی سہولت
پہنچائی اور ہر طرح سے ان کا خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ
انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

ایران میں قیام کے دوران کئی ایک مواقع
پر غیر از جماعت دوست بھی موجود ہوتے تھے اور
ان کے ساتھ بھی عمومی طور پر اسلام کی تبلیغ و اشاعت
کے متعلق مفید گفتگو ہوتی رہی۔ اکثر احباب نے بے ساختہ
اِس بات کا اظہار کیا کہ احمدیہ جماعت ساری دُنیا
میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے کی وجہ سے
نہایت قابلِ قدر کام کر رہی ہے۔ جن احباب سے
خصوصی ملاقاتیں ہوئیں ان میں ایک دوست
محمد خالق عالم فاروقی صاحب ہیں جو ڈیزفل
(DEZFUL) میں ایر فورس میں ملازم ہیں۔

یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ مکرم محمد افضل
صاحب کے ہاں ایک روز کھانے پر جماعت کے
تمام احباب (مرد و زن اور بچّے) مدعو تھے۔ اِس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترکی میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ صاحب کا ورود

ترکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدیم وجدید کا حسین امتزاج

پاکستان۔ ایران اور ترکی کے علاقائی تعاون کی کونسل کی وجہ سے اب تینوں مُلکوں کا نام یوں اکٹھا ہی لیا جانے لگا ہے جیسے دراصل یہ تینوں مل کر ایک ہی ملک کی حدود متعیّن کرتے ہوں یا جس طرح دو گہرے دوستوں کا ذکر کرتے ہوئے لوگ کہا کرتے ہیں کہ یہ تو یک جان دو قالب ہیں۔ اسی طرح ان تینوں ملکوں کے متعلق آسانی سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ تو یک جان سہ قالب ہیں۔ بظاہر تین ملک لیکن بباطن تینوں میں ایک ہی جان کام کر رہی ہے۔ یہ تعاون بھی اسلام ہی کی ایک برکت ہے۔ جس طرح اسلام مسلمانوں کو بھائی بھائی بننے کی تعلیم دیتا ہے اس طرح کسی اَور مذہب نے اپنے پیروؤں کو اکٹھا کرنے کی کوشش نہیں کی۔

ترکی ایشیائی ملک بھی ہے اور یورپی بھی۔ اور اس بات کے اس ملک کو فوائد بھی حاصل ہوئے ہیں اور نقصانات سے بھی حصّہ لینا پڑا ہے کسی وقت اسے یورپ کا مردِ بیمار کہا جاتا تھا۔ لیکن اگر اس کی زمین کا صرف تین فیصد یورپ میں ہونے کی وجہ سے یورپ اسے اپنا حصّہ قرار دینے پر مصر ہے تو یقیناً یہ بات ترکی کو ایک بہت بڑا خراج پیش کرتی ہے۔

ترکی اِس لحاظ سے خاص اہمیّت کا حامل ہے کہ اس کی تاریخ گزشتہ سات ہزار سال سے لکھی جا رہی ہے۔ آج کے ترکی کے چھوٹے چھوٹے شہر ازمنہ ماضیہ میں چھوٹی چھوٹی سلطنتوں کے دار الخلافے تھے جہاں سے ترکی تہذیب نے جنم لیا اور جن جگہوں نے ترکی کو وہ کچھ بننے میں مدد دی جو وہ آج ہے۔ ان میں سے ہر شہر کم از کم ایک ہزار سال پُرانا ہے۔ مسیح ناصریؑ سے دو ہزار سال قبل انقرہ میں جو آجکل ترکی کا دار الخلافہ ہے۔ حتی (HITTI) لوگ آباد تھے۔ فارس (ایران) کے بادشاہوں اور سکندرِ اعظم نے اس شہر پر حملے کئے اور جولیس سیزر کے یہ الفاظ "مَیں آیا۔ مَیں نے دیکھا اور مَیں نے فتح کر لیا"۔ انقرہ ہی کے قرب و جوار میں کہے گئے تھے۔ سلجوقیوں نے دو سَو سال تک حکومت کی اور ان کے بعد عثمانیہ سلطنت کی بنیاد رکھی گئی جس کا اقتدار انیسویں صدی کے اوائل تک نصف النہار کے سُورج کی طرح چمکتا تھا لیکن اس کے بعد آہستہ آہستہ یہ سلطنت زوال پذیر ہونے لگی اور آخر کار پہلی جنگِ عظیم کے جھٹکوں سے اس کی رہی سہی طاقت بھی ختم ہو گئی اور مصطفےٰ کمال نے سلطنت کا خاتمہ کر کے جمہوریہ کی بُنیاد رکھی اور خود اس جمہوریہ کا پہلا صدر بنا۔ اگرچہ ترکی کا چپّہ چپّہ پُرانی روایات کا مخزن معلوم ہوتا ہے لیکن دَورِ جدید کے آثار بھی کچھ کم نمایاں نہیں۔ حکومتی اداروں کی شاندار عمارتیں۔ سکولوں۔ کالجوں

اور ہسپتالوں کے وسیع و عریض حلقے کھیلوں کے میدان اور کھیلوں کے جدید ترین سامان یہ سب باتیں اِس بات کی غمّازی کر رہی ہیں کہ جسے کبھی یورپ کا مردِ بیمار کہا جاتا تھا اب وہ خدا کے فضل سے پُوری توانائی حاصل کر چکا ہے۔

ترکی میں مختلف علاقوں کی آب و ہوا مختلف ہے۔ بعض ایسے مقامات ہیں (مثلاً استنبول) جہاں نہ زیادہ سردی ہے اور نہ زیادہ گرمی موسم اکثر مُعتدل رہتا ہے۔ کبھی دو چار روز کے لئے سردی میں شدّت آجائے تو آجائے یا پھر کبھی دو چار روز کے لئے گرمی میں شدّت آجائے تو آجائے ورنہ سارا سال ایک جیسا موسم رہتا ہے۔ سال بھر وقفوں سے ہلکی ہلکی بارش ہوتی رہتی ہے۔ خزاں اور سردی کے موسموں میں بارش کثرت سے ہوتی ہے اور ہوتی بھی خوب تیز ہے۔ دسمبر سے فروری تک برفباری بھی ہوتی ہے۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترکی میں اب احمدیت کا بیج بویا جا چکا ہے۔ اکا دکا لوگ احمدیت کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دینِ متین کی خدمت کے لئے آگے آ رہے ہیں اور حتی المقدور نہایت مفید کوششوں میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے اور دین کی خدمت کا کام مزید سرعت سے ہونے لگے۔

ترکی میں احمدیّت کا نفوذ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترکی میں احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے۔ چند ایک نہایت مخلص اراکینِ جماعت اپنے اپنے رنگ میں روحانیت میں ترقی اور اسلام کی خدمت میں مصروف ہیں۔ شناسی شبر صاحب ان میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے سلسلہ کے لٹریچر میں سے بعض نہایت اہم کتب کا ترکی زبان میں ترجمہ بھی کیا ہے۔ مزید کتب کا ترجمہ بھی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو لمبی فعال عمر عطا فرمائے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے حالیہ دَورے کے دوران ایک اَور دوست سلسلہ حقّہ میں شامل ہوئے ہیں ذیل میں انہی نئے صاحب کا ذکر ہے۔ ان کا اسمِ گرامی ہے ماجد باسط صاحب۔

۱۹۵۷ء میں جب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ایک تبلیغی دورے پر تشریف لے جا رہے تھے تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے دیگر نہایت اہم اور مفید ہدایات کے علاوہ محترم صاحبزادہ صاحب کو یہ بھی فرمایا کہ ترکوں کا ہم پر حق ہے ان کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اِس زمانے کے مامور کو ماننے کی توفیق دے کر ان سے ایک دفعہ پھر ایسی خدمتِ اسلام لے کہ ان کی زندگیوں میں قرونِ اُولیٰ کی یاد تازہ ہونے لگے۔ حضورؓ سے یہ ارشاد حاصل کرنے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب

کے دل میں ایک تڑپ پیدا ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ کسی ترک بھائی کو ان کے ذریعہ احمدیہ جماعت میں شمولیت کی سعادت نصیب کرے۔ اس تڑپ نے بارہا دعاؤں کا رنگ بھی اختیار کیا اور اب اس دورے میں اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کی قبولیت کا سامان بھی پیدا کر دیا۔

مکرم ماجد باسط صاحب جو ترک ہیں اور اچھے تعلیمیافتہ ہونے کے علاوہ دین سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں محترم صاحبزادہ صاحب کی دس بارہ گھنٹے (تین مختلف اوقات میں) کی گفتگو اور اپنی اور محترم صاحبزادہ صاحب کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر کے مامورِ زمانہ کی جماعت میں شمولیت کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے اور نہ صرف دین کو پوری طرح سمجھنے اس پر عمل کرنے بلکہ اس کی خدمت کی بھی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

مکرم ماجد صاحب کچھ عرصہ ہوا سیکنڈے نیویا میں مقیم تھے۔ ان کے قیام کے دوران ایک مقامی اخبار نے اسلام کے متعلق بعض غلط بیانیوں سے کام لیا۔ چنانچہ بولستاد نام کے کسی شخص نے اس مضمون کا جواب دیا اور نہایت مدلل طریق پر غلط بیانیوں کا ازالہ کیا۔ اور اسلام کی خوبیوں کو اُجاگر کر کے دکھایا۔ ماجد صاحب کو مذہب سے لگاؤ تو تھا ہی آپ نے بولستاد صاحب کا مضمون پڑھا تو دل میں شوق پیدا ہوا کہ ان سے رابطہ پیدا کیا جائے لیکن ان کا ایڈریس معلوم نہ تھا ماجد صاحب نے اخبار کے ایڈیٹر کو خط لکھ کر درخواست کی کہ جس شخص کا بولستاد کے نام سے مضمون شائع ہوا ہے ان کا پتہ دے کر ممنون فرمائیں۔ چنانچہ ایڈیٹر صاحب نے انہیں پتہ دیا اور ماجد صاحب نے بولستاد صاحب کو ایک تعریفی خط لکھا اور مزید رابطہ کی خواہش کا اظہار کیا۔ بولستاد صاحب نے جواب میں تحریر کیا کہ وہ احمدی مسلمان ہیں اور کہ اوسلو (۵۷۰ کلو) آئیں گے تو ماجد صاحب سے ضرور ملاقات کریں گے۔ یہ ملاقات نہایت مفید ثابت ہوئی اور اسی کے نتیجہ میں ماجد صاحب کوپن ہیگن بھی تشریف لے گئے جہاں مکرم کمال یوسف صاحب (ہمارے مبلغ) سے ان کی ملاقات ہوئی اور احمدیت کے متعلق مزید معلومات انہیں حاصل ہوئیں۔ سیف الاسلام صاحب سے بھی ملاقات کا موقع ملا۔ ان تمام ملاقاتوں نے نہ صرف انہیں احمدیت سے متعارف کرا دیا بلکہ ان کے دل میں احمدیہ جماعت کی خدماتِ اسلامیہ کے لئے محبت کا جذبہ پیدا کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم کمال یوسف صاحب نے محترم صاحبزادہ صاحب کو ان کا ایڈریس بھجوایا ہوا تھا اس لئے صاحبزادہ صاحب نے روانگی سے قبل ماجد صاحب کو (جو سیکنڈے نیویا سے واپس ترکی پہنچ چکے تھے) اطلاع دے رکھی تھی کہ وہ دورہ پر آ رہے ہیں اور ان سے بھی انشاء اللہ ملاقات ہوگی۔

چنانچہ انقرہ میں ملاقات ہوئی بلکہ تین چار دفعہ ملاقات ہوئی کبھی ہوٹل میں کبھی ماجد صاحب کے گھر پر اور کبھی جنرل اختر ملک صاحب کے دولت کدہ پر ان ملاقاتوں میں بعض اوقات ان کے دیگر دوست

بھی موجود ہوتے تھے اور بعض اوقات وہ اکیلے ہی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلی ہی ملاقات میں محترم صاحبزادہ صاحب کو اِس بات کا پتہ چل گیا کہ ماجد صاحب کو ترکی واپسی پر ان کے دوستوں نے احمدیت سے بدظن کرنے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی تھی۔ الیاس برنی صاحب اور دیگر معاندینِ سلسلہ کا لٹریچر بکثرت انہیں مہیّا کیا گیا چنانچہ محترم صاحبزادہ صاحب سے گفتگو کے دوران وہ ان کتابوں سے پوری پوری مدد لیتے رہے۔ طویل گفتگوؤں کا صرف اتنا اثر ہوا کہ وہ کہنے لگے کہ شکوک و شبہات تو دُور ہو گئے ہیں اور اعتراض بھی اب کوئی نہیں لیکن جماعت میں شمولیت کے لئے شرح صدر نہیں ہے۔

انقرہ سے روانگی سے ایک روز قبل آخری مفصل گفتگو کے اختتام پر محترم صاحبزادہ صاحب نے بیعت فارم اس مشورہ کے ساتھ دیا کہ اب آخری مرحلہ تو دعا ہی ہے۔ ماجد صاحب بھی دعا کریں اور محترم صاحبزادہ صاحب بھی دعا کریں گے۔

اگلے روز ماجد صاحب نے علی الصبح فون پر محترم صاحبزادہ صاحب سے بات کی اور اِس بات کی اجازت چاہی کہ وہ ایئرپورٹ پر محترم صاحبزادہ صاحب کو الوداع کہنے کے لئے جنرل اختر صاحب ہی کے گھر پہنچ جائیں۔ چنانچہ وہاں سے وہ محترم صاحبزادہ صاحب کے ساتھ ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہو گئے۔ راستے میں وہ کسی قدر پیچھے رہ گئے اور اس لئے محترم صاحبزادہ صاحب سے تقریباً نصف گھنٹہ بعد منزلِ مقصود پر پہنچے۔ ایئرپورٹ پر انہوں نے جیب سے بیعت فارم نکالا اور نہایت ادب کے ساتھ دونوں ہاتھوں میں لے کر محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا۔

بیعت فارم پر دستخط کئے جا چکے تھے۔ مکرم ماجد باسط صاحب احمدیہ جماعت میں شامل ہو چکے تھے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی یہ خواہش پوری ہو چکی تھی کہ کوئی ترک ان کے ذریعہ مامورِ زمانہ کو شناخت کر کے سلسلۂ حقّہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کرے۔ اس وقت خوشی سے محترم صاحبزادہ صاحب کی جو کیفیّت ہو گی اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے ✤

روانگی

محترم مولانا محمد منور صاحب ۶ وفا ۱۳۴۸ ہش کو اعلائے کلمۂ اسلام کی خاطر تنزانیہ جانے کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے۔ احباب ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر جمع ہو کر آپ کو پُرخلوص دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ تنزانیہ سے یہ اطلاع موصول ہو چکی ہے کہ آپ بخیریت منزلِ مقصود پر پہنچ گئے ہیں۔

محترم مولانا موصوف جو بطور مبلغ اسلام ایک لمبا عرصہ مشرقی افریقہ میں گزار چکے ہیں اب پانچویں مرتبہ تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمتِ اسلام کی پیش از پیش توفیق عطا فرمائے اور آپکی کوششوں میں بہت برکت دے۔ آمین ✤

ڈائری کا ایک ورق

دَورہ کے دوران روزانہ ڈائری کا لکھنا کوئی آسان کام نہیں لیکن محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ہمیشہ اپنے دَوروں کے دوران اس بات کا اہتمام فرماتے ہیں کہ ڈائری ساتھ کے ساتھ لکھی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مندرجہ ذیل نوٹ آپ کی ڈائری میں سے خاکسار نے اصرار کے ساتھ حاصل کیا ہے کیونکہ اس میں کسی قدر شدّتِ جذبات کا اظہار ہے جسے برملا پیش کرنا صاحبزادہ صاحب کی طبیعت پر گراں گزرتا تھا۔ (ایڈیٹر)

۲۲ر جون بروز اتوار :-

آج چار بجے کے قریب اس میوزیم کو دیکھنے کے لئے گئے جس میں خلفاء ترکی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض مقدّس تبرّکات حاصل کر کے محفوظ رکھے ہوئے ہیں۔ ان میں آپؐ کا ایک لباس ایک تلوار اور ایک کمان بھی شامل ہے۔ ایک علیحدہ کمرہ ہے جس میں یہ مقدّس تبرّکات رکھے ہیں۔ اندر جانے کی کسی کو اجازت نہیں صرف دروازہ سے جھانکا جا سکتا ہے۔ اور دروازہ کے سامنے ہی آہنی زنجیر لٹکائی گئی ہے۔ آپؐ کا لباس ایک صندوق میں بند ہے اِس لئے باہر سے نظر نہیں آسکتا البتہ تلوار کھُلی نظر آتی ہے۔ تلوار کے لئے خلفاء یا سلاطین میں سے کسی نے خالص سونے کا خول جس پر بیش قیمت ہیرے اور جواہرات جڑے ہیں بنوایا تھا جو تلوار کے ساتھ رکھا ہوا نظر آتا ہے۔ کمان ایک شیشے کے بکس میں ہے۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خط مقوقس کو تحریر فرمایا تھا اور جو چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھا گیا تھا محفوظ کیا گیا ہے۔ اس پر تحریر تو اب پڑھی نہیں جا سکتی بلکہ بہت حد تک نشان بھی مٹ گئے ہیں لیکن اس کی نقل علیحدہ کاغذ پر لکھی ہوئی ساتھ موجود ہے۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دانت مبارک ایک ٹھوس سونے کی ڈبیہ میں جس پر ہیرے جڑے ہیں رکھا ہوا ہے۔ اِس ڈبیہ کو بھی کھولنے کی اجازت نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان تبرّکات

کے علاوہ خلفاءِ راشدین کے بعض تبرّکات بھی محفوظ کئے گئے ہیں۔ ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک تلوار۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک تلوار۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک تلوار۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک تلوار شامل ہے۔ ان کے علاوہ وہ قرآنِ کریم جو حضرت عثمانؓ اس وقت تلاوت فرما رہے تھے جبکہ باغیوں نے حملہ کر کے آپ کو شہید کر دیا اور جس پر آپ کے خون کے چھینٹے پڑے تھے اُس صفحہ پر کھول کر رکھا گیا ہے۔ دائیں طرف کے صفحہ پر تو چند چھینٹے خون کے ہیں لیکن بائیں طرف کے صفحہ پر (غالباً اس صفحہ کی اُس وقت آپ تلاوت فرما رہے تھے) بڑے بڑے خون کے دھبے ہیں جن سے بعض آیات پڑھی نہیں جا سکتیں۔ ان سب تبرّکات کو دیکھ کر عجیب کیفیّت پیدا ہوئی۔

رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے تبرّکات کو دیکھ کر میں آنسو ضبط نہ کر سکا۔ اردگرد دوسرے دیکھنے والے حیرت سے میرا مُنہ تک رہے تھے کہ اس کو کیا ہو گیا مگر اُن کو کیا معلوم کہ جس عظیم الشان انسان۔ مُحسنِ اعظم۔ انسانیّت کی لاج رکھنے والے۔ انسان کو باخدا انسان بنانے والے میرے حبیب اور شفیع صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ مُبارک کو چھونے والے کپڑے اور آپؐ کے دستِ مبارک میں آنے والی تلوار اور کمان کو دیکھ کر اس حقیر خادم کے دل کی کیفیّت کیا ہو گی۔ آج ۲۶۔ جون ہے۔ ۲۲۔ جون بعد دوپہر ہم نے یہ سب کچھ دیکھا لیکن آج بھی یہ ڈائری لکھتے ہوئے یہ چند سطریں مَیں نے جس حالت میں لکھی ہیں اسکو میرا خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ ؎

دل میں اک درد اُٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے مجھے کیا جانئے کیا یاد آیا

تکمیلِ اشاعت

"اگر درحقیقت تکمیلِ اشاعت ہی ہماری غرض ہے تو ہمارا مدعا یہ ہونا چاہیئے کہ ہماری دینی تالیفات جو جواہراتِ تحقیق اور تدقیق سے پُر اور حق کے طالبوں کو راہِ راست پر کھینچنے والی ہیں جلدی سے اور نیز کثرت سے ایسے لوگوں کو پہنچ جائیں جو بُری تعلیموں سے متاثر ہو کر مہلک بیماریوں میں گرفتار یا قریب قریب موت کے پہنچ گئے ہیں اور ہر وقت یہ امر ہماری مدِنظر رہنا چاہیئے کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سبب قاتل سے نہایت خطرہ میں پڑ گئی ہو بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں اور ہر ایک متلاشیٔ حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آویں۔"

(فتح اسلام صفحہ ۲۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوگوسلاویہ کے مقتدر مسلمانوں سے اہم ملاقاتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

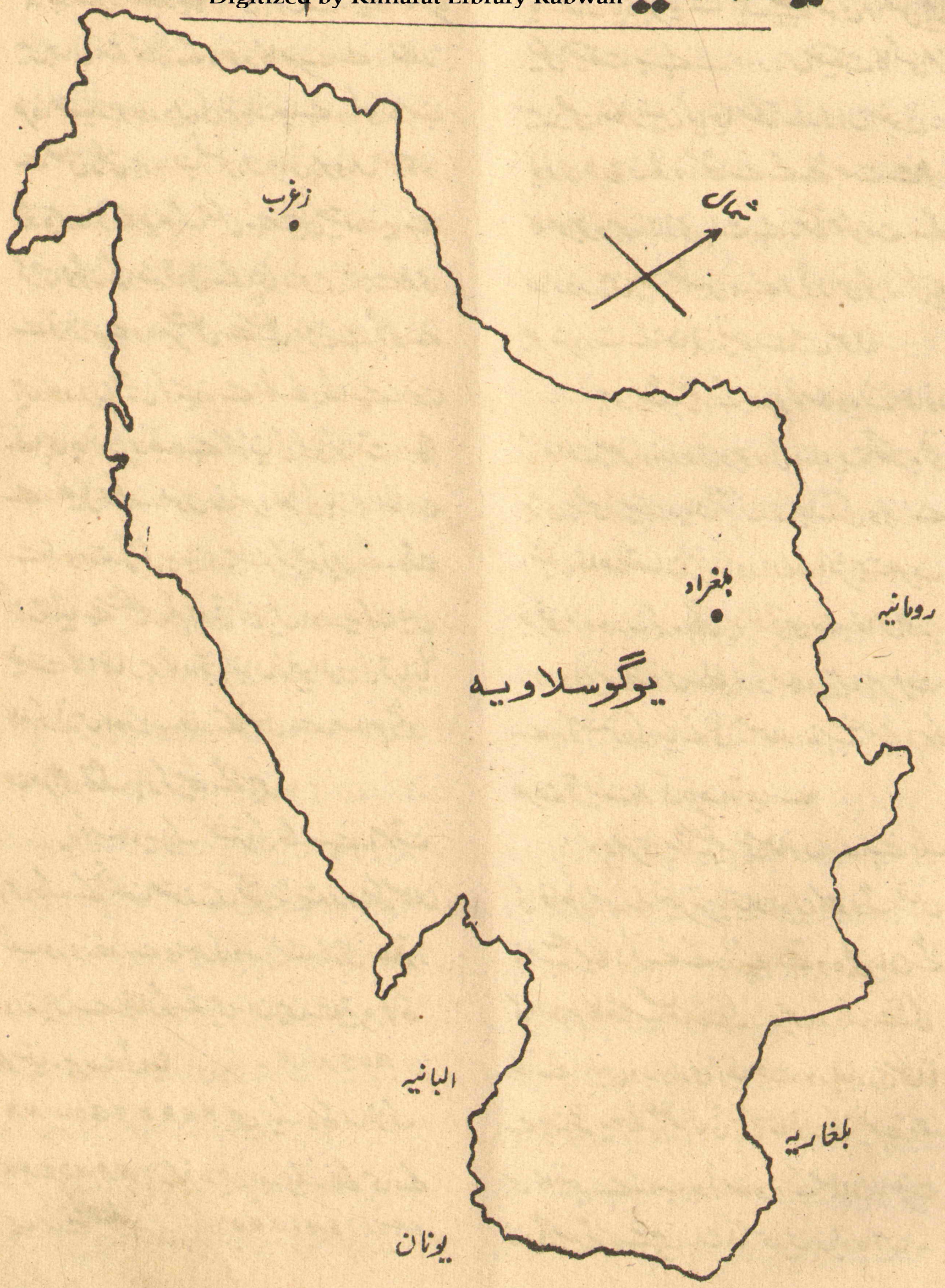

اشتراکی ممالک کا نام سنتے ہی سب سے
پہلا تاثر یہ ہوتا ہے کہ وہاں خدائے قادر و یگانہ کی
توحید کے پرستار بھلا کہاں ہوں گے۔ ایسے معاشرہ
میں جہاں اللہ تعالیٰ کے وجود کا سرے سے انکار
طرۂ امتیاز ہو اور دین کی ہر بات جس سے وہ کسی مذہب
سے تعلق رکھتی ہو ہدفِ تمسخر بن جاتی ہو وہاں صلوٰۃ و
زکوٰۃ پر عامل کا قیام کب ممکن ہے لیکن حقیقت یہ ہے
کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں ثابت قدمی
سے نوازا ہے وہ ہر مشکل سے مشکل منزل سے گزرے
ہیں اور دینِ متین کو سینے سے لگائے رکھا ہے۔ انہوں
نے اپنی جانوں پر کھیلا ہے کہ دُنیا کی کوئی طاقت اسلام
سے نہ کھیل سکے۔ انہوں نے سر دھڑ کی بازی لگا دی
ہے کہ وہ زندگی کی یہ بازی جیت کر چھوڑیں گے۔ وقت
گزرتا گیا ہے مشکلیں کم ہوتی گئی ہیں اور یہ کہنا عین
حقیقت کا اظہار ہوگا کہ قربانیاں کرنیوالوں کی قربانیاں
کام کرتی ہیں اور اب خدا کے فضل سے اسلام دشمن
عناصر بھی تھک ہار کر بیٹھ گئے ہیں۔

یوگوسلاویہ ایک اشتراکی ملک ہے۔ اسوقت
اس ملک کے مختلف حصّوں میں تقریباً پندرہ لاکھ مسلمان
شب و روز خدائے واحد کی وحدانیت کا دل سے اقرار
اور زبان سے اظہار کرتے ہیں۔ ان میں سے تیرہ لاکھ
بوسنیا۔ ہرزے گووینا (BOSNIA - HERZEGOVINA) میں، ایک لاکھ سانزک
(SANDZAK) کے خطہ میں اور ایک لاکھ ہی کے
قریب مونٹے نیگرو (MONTENEGRO)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی جمہوریہ میں رہتے ہیں۔ قانونی طور پر تو یوگوسلاویہ
کے تمام باشندوں کو — چاہے وہ عیسائی ہوں
یا مسلمان یا دہریہ — ایک جیسے حقوق حاصل ہیں
لیکن حقیقت یہ ہے — اور اس حقیقت کا کسی صورت
میں بھی انکار نہیں کیا جا سکتا — کہ ان حقوق سے
پوری طرح فائدہ اُٹھانے کے لئے بہت سے عوامل
کا موجود ہونا لازمی بات ہے۔ مثلاً حکومت کے
اداروں میں بہتر جگہیں ایسے لوگوں ہی کو مل سکتی ہیں
جو ضرورت کے مطابق تعلیم سے لیس ہوں۔

پہلی جنگِ عظیم کے بعد یوگوسلاویہ کے مسلمانوں
کی حالت بعض اندرونی وجوہ کی بناء پر ناگفتہ بہ تھی۔
بڑی بڑی زمینداریاں ختم کر دی جانے کی وجہ سے
انہیں خاصہ نقصان پہنچا۔ اور ان کی اکثریت صرف
غیر فنی مزدور بن کر رہ گئی۔ چونکہ قومی جذبہ خاص طور پر
زوروں پر تھا اس لئے یوگوسلاویہ میں ہر طرف
سے یہ کوشش کی جانے لگی کہ مسلمان مذہب سے بیگانہ ہو کر
صرف قومیت ہی کی طرف توجہ دے۔

دوسری جنگِ عظیم میں مسلمانوں نے اپنے ملک
کی خاطر ایسی بے نظیر قربانیاں دیں کہ جو لوگ انہیں
مذہب سے بیگانہ کرنے کے درپے تھے وہ بھی مان گئے
کہ اسلام کا مذہب مسلمانوں کی راہ میں روک بننے کی
بجائے انہیں وفاداری، اطاعت اور بہادری سکھاتا
ہے چنانچہ یہ جنگِ عظیم ثانی میں مسلمانوں کی عظیم جدّوجہد
ہی کا نتیجہ ہے کہ اب یوگوسلاویہ کے مسلمان باعزّت
زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان کی مسجدیں زیادہ ہیں۔

ان کے امام تعلیمیافتہ ہیں۔ تعلیمیافتہ طبقہ میں مصنّف۔
آرٹسٹ۔ سائنسدان اور صحافی کثرت سے ہیں۔ سکینڈر
کلینووک (SKENDER KULENOVIC)
ادیبوں کی صفِ اوّل میں شمار ہوتے ہیں۔ میسا سیلی موووک
(MESA SELIMOVIC) کے ناول درجنوں
زبانوں میں ترجمہ ہو چکے ہیں اور نہایت کثیر الاشاعت
ہیں۔ غرضیکہ مسلمان اب زندگی کے ہر شعبہ میں نمایاں
حیثیت حاصل کر رہے ہیں۔

اگرچہ قانونی طور پر ہر شخص آزاد ہے کہ جو مذہب
چاہے قبول کرے اور اس کے مطابق اپنی عبادات کی
رسوم بجا لائے لیکن حکومت متعدد طریقوں سے مذہبی
تنظیموں کی مالی مدد کرتی رہتی ہے۔ اور چونکہ اس مدد
سے نہ صرف مدد ہی مراد ہے بلکہ یہ بھی — چاہے غیر محسوس
طور پر ہی ہو — اس میں شامل ہے کہ مذہبی تنظیمیں اپنی
اپنی جگہ مضبوطی سے کام کرتی رہیں اور ان میں کمزوری
کے آثار پیدا ہو کر ملکی امور پر بُرا اثر نہ ڈالیں۔ انقلاب
کے بعد متعدد مساجد جو گرجوں میں تبدیل ہو چکی تھیں
یا کسی اور غرض کے لئے استعمال کی جا رہی تھیں دوبارہ
مسلمانوں کے حوالے کر دی گئی تھیں اور اب ان میں سے
بعض نہایت خوبصورت شکل و صورت میں نظر آتی ہیں۔
مساجد کے امام کثرت سے الازہر میں تعلیم حاصل کرنے
کے لئے جاتے ہیں۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے علاوہ یوگوسلاوی
کے مسلمانوں کے تعلقات ترکی اور مشرقِ وسطیٰ کے بعض دیگر
ممالک سے بھی نہایت خوشگوار ہیں۔ کثیر تعداد (گو اتنی
کثیر بھی نہیں — لیکن اشتراکی ملکوں کے حالات کے
پیشِ نظر کثیر کہنے میں کوئی مضائقہ بھی نہیں) حج کے لئے
مکّہ مکرمہ بھی جاتی ہے۔ یوگوسلاویہ کی قابلِ دید مساجد
میں حسرف بے مسجد (HUSREF BEY) سارایو
(SARATEVO) فرہاد پاشا مسجد بنجالوکا
(BANJALUKA) میں اور اسی طرح موستر
(MOSTAR) کی مساجد شامل ہیں۔ ان کے علاوہ
مسلمانوں کی بعض دیگر پرانی عمارتیں جن میں قلعے اور پل
شامل ہیں بھی قابلِ دید ہیں اور مسلمانوں کی پرانی تہذیب
کی یاد دلاتی ہیں۔

استنبول سے ۳۰۔ جون کو روانہ ہو کر بخارسٹ
ہوتے ہوئے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ۲ جولائی
بروز بدھ بلغراد پہنچے۔ یہ شہر یوگوسلاویہ کا دارالخلافہ ہے
پاکستان سے روانگی سے قبل یوگوسلاویہ کے ایک سابق
سفیر پاکستان مسٹر ولادو شستن (VLADO
SHUSTAN) کو اطلاع دی جا چکی تھی چنانچہ انہوں
نے فارن سروس کے ایک اعلیٰ افسر کو صاحبزادہ صاحب
کی پیشوائی اور دیگر تمام ضروری انتظامات کے لئے
مقرر کیا ہوا تھا۔ خود وہ بلغراد سے ایک طویل فاصلے
پر صدرِ مملکت کے ہمراہ گئے ہوئے تھے۔

جمعہ کے روز شستن صاحب بھی تشریف لے
آئے۔ کہنے لگے بہت تھوڑے سے وقت کی اجازت
لے کر آیا ہوں۔ دس بجے کے بعد ملاقات ہوئی اور
پھر ظہرانہ اکٹھے کھایا اور اس کے بعد پانچ بجے
تک ضروری امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ پانچ بجے
انہیں واپس جانا تھا۔ اس گفتگو کے دوران نہ صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کی حسین یادیں انہوں نے دُہرائیں بلکہ یوگوسلاویہ کے مسلمانوں کے متعلق بھی نہایت مفید معلومات مہیا کیں۔ شیستن صاحب سے ملاقات سے ایک روز قبل بلغراد کے امام صاحب سے جو الازہر کے تعلیمیافتہ ہیں ملاقات ہو چکی تھی۔

حسین ہوزک صاحب (HUSEIN HODZIC) — امام صاحب کا نام — کی اہلیہ صاحبہ مصری ہیں اور نام نبیلہ ہے۔ دونوں نہایت تپاک سے ملے اور ایسی اسلامی اخوت کا مظاہرہ کیا کہ لطف آگیا۔ حسین صاحب کہنے لگے کہ وہ احمدیہ جماعت کے کام سے خوب واقف ہیں۔ انہیں اِس بات کا علم ہے کہ جماعت نے مختلف ممالک میں تبلیغی مراکز کھول رکھے ہیں اور عیسائیت کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔

ایک پاکستانی دوست سے بھی ملاقات ہو گئی۔ یہ نوجوان پی ایچ۔ ڈی کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سلیمان میسووک (SULEMAN MASOVIC) سے بھی ملاقات ہوئی۔ اور ان کے ذریعہ آصف صاحب اور مسٹر مرزا سے بھی ملنے کا موقع ملا۔ ڈاکٹر سلیمان صاحب ہمارے نیشنل کنونشن ہاؤس کو دیکھ چکے ہیں اور ہمارا لٹریچر بھی پڑھتے رہتے ہیں۔ یوگوسلاویہ کے مسلمانوں کے صدر ہیں اور اپنی اس حیثیت میں دیگر ممالک میں منعقد ہونے والی مسلمانوں کی کانفرنسوں میں شرکت کا انہیں موقع ملتا رہتا ہے اور اسی لئے جماعت کے کام سے خوب واقف ہیں۔

ان کے ساتھ صاحبزادہ صاحب کی بڑی دیر اور مفید گفتگو ہوئی۔ امید ہے کہ ان سے رابطہ جماعتی کاموں کے لئے اِنشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسٹر مرزا کے والد صاحب کا نام مسٹر مراد ہے لیکن مراد کے لفظ کو وہ انگریزی میں D کی بجائے T سے لکھتے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے انہیں اس طرف متوجہ کیا کہ دراصل یہ لفظ D سے لکھا جانا چاہیئے۔ کسی زمانے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نامِ مبارک کے ساتھ بھی بعض یورپین مصنف D کی بجائے T لکھا کرتے تھے۔ اسی طرح یہ بھی دیکھا گیا کہ لوگ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے علیہ السلام کہتے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے اس طرف بھی ان کی توجہ مبذول کرائی کہ قرآن مجید کے ارشاد کے مطابق رسول کریم صلعم کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:-

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

مرزا مراد صاحب اور دیگر دوستوں نے اِس مشورہ کو نہایت محبت کے ساتھ قبول کیا۔

ایک گفتگو میں رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے عادتاً علیہ السلام کہنے کے معاً بعد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیتے ہیں۔ اس سے ان کے نیک دل اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت عیاں تھی۔

زغرب میں مسلمانوں نے اجتماعی حیثیت سے ایک عشائیہ کا انتظام کیا جہاں صاحبزادہ صاحب کو احمدیت اور اسلام کے متعلق بہت سی باتیں بیان کرنے کا موقع ملا۔ تمام دوستوں نے اس گفتگو کو سراہا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ صاحبزادہ صاحب کا قیام زیادہ لمبے عرصہ تک کے لئے ہونا چاہیئے تھا۔ رات کے بارہ بجے عشائیہ اور گفتگو کا اختتام ہوا تو اس کے بعد بھی اکا دکا دوست گفتگو کرتے رہے اور اس طرح یہ محفل جو مذہبیت اور روحانیت سے بھرپور تھی ختم ہوئی۔

صاحبزادہ صاحب نے گفتگو کے دوران اِس امر پر زور دیا کہ الگ جماعت بنانے کی ضرورت اِس بات سے واضح ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہزاروں لاکھوں انسانوں کا تعلق خدا سے قائم کر دیا ہے۔ درآنحالیکہ دوسرے لوگوں میں ایسے افراد کا ملنا مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے جو دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتے ہوں کہ ان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے کلام کرتا ہے۔ یہ دلیل جس کے محترم صاحبزادہ صاحب نے ثبوت پیش کئے سب کے لئے ازحد دلچسپی کا باعث بنی۔

سات جولائی کو ایک دوست محمد صالح صاحب جو مسلمانوں کے نائب صدر ہیں سے ملاقات ہوئی۔ یہ دوست بھی نہایت خوش خلقی سے پیش آئے اور انہوں نے اس بات پر ممنونیت کا اظہار کیا کہ صاحبزادہ صاحب کی وجہ سے انہیں احمدیت کے متعلق وسیع معلومات حاصل ہوئیں۔

یہاں اِس بات کا ذکر بھی ضروری ہے کہ یوگوسلاویہ میں ایک احمدی دوست ڈاکٹر آصف صاحب نے بھی اس دورے میں صاحبزادہ صاحب کی معاونت کی اور مزید تبلیغ و تربیت کے ذرائع پر گفتگو کر کے ہدایات حاصل کیں۔

بعض امور کا ذکر انشاء اللہ آئندہ کسی اشاعت میں کیا جائے گا۔

زغرب میں دَورہ ختم ہوا اور یہاں سے واپسی شروع ہو گئی ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریدار حضرات سے

۱۔ ماہنامہ تحریک جدید کی تاریخِ اشاعت ہر ماہ کی پانچ تاریخ مقرر ہے۔

۲۔ خریدار حضرات کے رسالہ کے ریپر پر مدتِ خریداری درج ہوتی ہے۔ اگر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے یا ہو رہا ہے تو مہربانی فرما کر فوری طور پر ادا فرمائیں۔

(ادارہ)

تسخیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر دَور کی، اِک اَور نیا دَور ہے تعبیر
انسان کی فطرت میں ہے تسخیر ہی تسخیر

سمجھے تھے کہ ہے چاند رسائی سے بہت دُور
اب اس پہ بھی اک نقشِ کفِ پا کی ہے تحریر

میلوں کے نشاں ہیں اسے منزل نہ سمجھ لے
تُو آبلہ پا ہو تو فسوں ہوتی ہے توقیر

ہر شَے کی ہوئی نوعِ بشر کے لئے تخلیق
حلقہ میں نہ لے کیوں اسے ادراک کی زنجیر

آ ما جگہِ فکر و عمل ہو جو تری زیست
تدبیر ہی تقدیر ہو تقدیر ہی تدبیر

انساں کا قدم اُٹھ کے کبھی رُک نہیں سکتا
اللہ نے دی اس کے ارادوں کو وہ تاثیر

تھے کوہ و بیابان و سمندر کبھی حائل
اَب چاند ستاروں سے بھی ڈرتا نہیں رہگیر

بدلا ہوا اِک عالمِ بالا نظر آجائے
فردا کی تصوّر میں جو کھینچے کوئی تصویر

دُنیا جو مٹاتی ہے نسیم آج تو مٹ جا
ہے تیری خرابی ہی میں مضمر تری تعمیر

نسیم سیفی

اچھوتے اور بے مثل
Digitized by Khilafat Library Rabwah
ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سٹ

اور

چاندی کے خوشنما برتن۔ ٹی سٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ، دی مال۔ لاہور۔ فون ۲۶۲۳ / ۵۲۶۲۳

ھُوَالشَّافِی

بواسیر

پائلز کیور PILES CURE

کے صرف چار کیپسولز سے ختم۔ قیمت -/۱۰

نمونہ کی ایک خوراک مفت

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کمرشل بلڈنگ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ھُوَالشَّافِی خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ھوالناصر

روگ کا سوگ نہ کر!

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ماہر جالج امراض [illegible] ڈاکٹر [illegible] احمد بنگوی (سرشمہ روڈ والے)

[illegible] محمد آباد شاہی چوک محلہ دارالفضل [illegible] شہر لائل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید اور مؤثر دوائیں

نورکاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی :- سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا، یا کمزور رہنے کے لئے مفید عالم گولیاں۔

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

نورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے۔

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۳۸

دماغی امراض

مثلاً مالیخولیا۔ وہم۔ وسواس۔ جنون۔ دیوانگی۔ بے خوابی اور کمزوریٔ دماغ کا جدید طریقہ سے کامیاب علاج!

کرشمۂ حکمت

خارش ہر قسم۔ دھدر۔ بالچر۔ چنبل۔ گنج اور لوٹ کا کامیاب علاج!

پیٹ کے کیڑے

مثلاً کدّو دانے۔ ملپ اور دیگر کیڑوں کا شافی علاج!

دواخانہ حکیم عبدالعزیز کھوکھر منزل، غربی چک چٹھہ

تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

زرعی و صنعتی ضروریات کیلئے

احمد کولڈ سٹارٹ

ڈیزل آئل انجن

بارہ تا پچاس ہارس پاور

چلنے میں دیرپا، مضبوط، کم خرچ اور گارنٹی شدہ

تیار کردہ :- **نور سنز مکینیکل انجینئرز**

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ